Digitized By Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

روزنامہ
الفضل
قادیان

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۳ | ۸ ماہ ظہور ۱۳۲۴ ہش | ۲۸ شعبان ۱۳۶۴ھ | ۸ اگست ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۸۵

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۷ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سوا آٹھ بجے شام بذریعہ ٹیلیفون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

اہل بیت و خدام بخیر و عافیت ہیں۔

قادیان ۷ ماہ ظہور۔ جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال سلسلہ کے بعض امور کی سرانجام دہی کے لئے آج شام کی گاڑی سے شملہ تشریف لے گئے

افسوس مولوی محمد عنایت اللہ صاحب تاجر کتب قادیان ۵ اگست کی رات کو امرتسر ہسپتال میں فوت ہو گئے انا للہ و انا الیہ راجعون دوسرے دن رات کے دو بجے کے قریب بذریعہ لاری ان کی نعش یہاں لائی گئی۔ اور ۳ بجے صبح حضرت مولوی شیر علی صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ان کی وصیت چونکہ ابھی منظور نہیں

روزنامہ الفضل قادیان ۲۸ شعبان ۱۳۶۴ھ

اسلام کی ایک اور تعلیم کی صداقت کا یورپ میں اعتراف

(از ایڈیٹر)

"الفضل" کے ایک گزشتہ پرچہ میں "یورپ میں طلاق کی کثرت" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا گیا تھا جس کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ ذرہ نوازی نہایت لطیف راہ نمائی فرمائی ہے۔ اور ذیل کا مضمون اسی کی روشنی میں لکھنے کا موقعہ میسر آیا ہے

الفضل کے مذکورہ بالا مضمون میں یہ ذکر کیا گیا تھا۔ کہ لنڈن میں طلاق کے ایک نہایت اہم مقدمہ میں عدالت نے جو فیصلہ دیا ہے۔ اسے اس لئے نہایت تعجب اور حیرت کیساتھ سنا گیا۔ کہ عورت نے طلاق کا مطالبہ اس لئے کیا۔ کہ وہ اولاد پیدا کرنے کی خواہشمند ہے۔ لیکن اس کا خاوند اولاد نہ ہونے کے لئے مختلف طریقے اختیار کرتا رہتا ہے۔ اور عدالت نے اسے معقول قرار دیکر طلاق کو منظور کر لیا۔ چونکہ یہ ایک نئی بات تھی۔ اور پہلی دفعہ اس بناء پر طلاق منظور کی گئی۔ اس لئے عدالت کے اس فیصلہ کے متعلق بعض لوگوں کی طرف سے یہ خطرہ ظاہر کیا گیا۔ کہ اس طرح طلاق حاصل کرنے کے لئے بہانہ سازی کی ایک اور راہ کھل جائے گی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ عدالت یہ فیصلہ کرنے میں بالکل حق بجانب ہے۔ اور طلاق کی یہ وجہ جو آج یورپ کے قانون دانوں کی سمجھ میں آئی ہے۔ اس کے متعلق اسلام آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل فیصلہ کر چکا ہے اور یورپ آج جھک مار کر آخر اسی طرف آیا ہے۔ جس طرف کہ شریعت اسلام پہلے ہی راہ نمائی کر چکی ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس بارہ میں وضاحت کے ساتھ فرما چکے ہیں کہ آزاد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر عزل نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔

عن عمر ابن الخطاب قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یعزل عن الحرۃ الا باذنھا

(ابن ماجہ) عمر ابن الخطاب نے کہا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ آزاد عورت سے اس کی اجازت کے بغیر عزل کیا جائے۔ اور یہی صورت موجودہ مثال میں ہے۔ کہ اس عورت نے عزل کے خلاف اپنا منشاء ظاہر کیا۔ چنانچہ طلاق حاصل کرنے کی یہ وجہ بیان کی۔ کہ وہ اولاد پیدا کرنے کی خواہشمند ہے۔ لیکن اس کا خاوند اولاد نہ ہونے کے مختلف طریقے اختیار کرتا رہتا ہے۔ اس وجہ کو جج نے معقول قرار دے کر طلاق منظور کر لی۔ اور اس طرح ظاہر کر دیا۔ کہ جس بات کو اسلام آج سے کئی سو سال قبل معقول قرار دے کر اس کے متعلق عورت کی رضامندی ضروری قرار دے چکا ہے۔ اور اس کی مرضی کے خلاف اس کا ارتکاب کرنے سے منع کر چکا ہے۔ وہ آج یورپ کے مقننین کی سمجھ میں آ رہی ہے۔ اور یہ اسلام کے دین فطرت ہونے اور اس کی صداقت کا ایک بہت بڑا ثبوت ہے

حقیقت یہ ہے کہ اسلام کا ایک ایک حکم اپنے اندر بہت بڑی حکمتیں اور فوائد رکھتا ہے۔ اور اس وقت تک دنیا اسلام کے بہت سے حکموں کو اس بات کا اعتراف کئے بغیر کہ یہ احکام اسلام سے لئے گئے ہیں اپنی عملی زندگی میں داخل کر چکی ہے۔ اب اہل یورپ کو یہ بتلانے کے لئے کہ وہ نادانستہ طور پر اسلام کی کس کس تعلیم پر عمل کر رہے ہیں۔ اور اسلام کے دیگر احکام اور تعلیمات کی معقولیت ان پر ثابت کرنے کے لئے ایسے مجاہدین کی ضرورت ہے۔ جو خود اسلام کی پرحکمت تعلیمات سے پوری طرح آگاہ ہوں۔ اور ہر قسم کی مشکلات و تکالیف برداشت کرتے ہوئے دوسروں کے سامنے ان تعلیمات کو نہایت معقولیت کے ساتھ پیش کر سکیں۔ تاکہ وہ اسلام کی صداقت اور حقانیت کا اعتراف کر کے اسلام میں داخل ہوں اور اسلام یورپ میں پھیل جائے۔ اسی مقصد اور مدعا کے پیش نظر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ یورپ کے مختلف ملکوں میں اپنے تربیت یافتہ خدام کو مقرر فرما چکے ہیں۔ اور مزید کے لئے انتظام فرما رہے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ثبوت
مولوی ثناء اللہ صاحب کے پیش کردہ معیار کے رو سے

(از ایڈیٹر)

حال ہی میں "الفضل" میں کئی ایک اصحاب نے نہایت قوی دلائل اور مختلف طریقوں سے اس بات کو پایۂ ثبوت تک پہنچا دیا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد ما انا علیہ واصحابی کی مصداق موجودہ زمانہ میں جماعت احمدیہ ہی ہے۔ ان دلائل میں سے کسی ایک کو بھی توڑنے کی ہمت نہ پاتے ہوئے مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو کچھ لکھا ہے وہ یہ ہے کہ

"امت مرزائیہ انبیاء کے طریق پر تبلیغ اسلام نہیں کرتی۔ انبیاء کا طریق جو قرآن و حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے یہ تھا کہ سب سے پہلے مشرکوں کو خطاب کیا جاتا تھا یاقوم اعبدوا اللہ مالکم من الٰہ غیرہ قادیانی تحریک میں ہم دیکھتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کا یہ طریق تبلیغ مفقود ہے۔ بت خانے تو بجائے خود رہے۔ اسلامی مزارات جو پج رہے ہیں۔ انکی طرف نہ قادیانی نبی نے توجہ کی اور نہ قادیانی امت نے پنجاب کے ہر شہر میں متعدد مزارات پوجے جا رہے ہیں"

(اہلحدیث ۲۷ جولائی)

ان سطور کا مختصر الفاظ میں مطلب یہ ہے کہ آجکل کے مسلمان جو مشرک بن چکے۔ اور اسلامی مزارات پوج رہے ہیں انہیں ایسا کرنے سے منع نہیں کیا گیا۔ مگر اس کے متعلق اول تو یہ گزارش ہے

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کہ جب مسلمانوں کو خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت تمام خلاف اسلام حرکات کے ارتکاب سے باز رہنے کی تبلیغ کرتی ہے۔ تو شرک سے مجتنب رہنا اور مزارات نہ پوجنا بھی اسی میں شامل ہے۔

دوسرے مولوی صاحب کو معلوم ہونا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ملنے والوں کے لئے سب سے بڑی اور سب سے پہلی شرط یہ رکھی ہے۔ کہ :۔ "بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کر لیوے۔ کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے۔ شرک سے مجتنب رہے گا"

اور صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ عہد یا قوم اعبدوا اللّٰہ مالکم من الٰہ غیرہ کا ہی اردو ترجمہ ہے۔ اور اس سے ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انبیاء کے طریق پر تبلیغ اسلام کرتے ہوئے سب سے پہلے اپنی قوم کے مشرکوں سے مطالبہ کیا۔ کہ سچے دل سے اس بات کا عہد کریں کہ قبر میں داخل ہونے تک شرک سے مجتنب رہینگے۔ اور اس طرح نہ صرف مزارات کے پوجنے سے باز رکھا۔ بلکہ تمام مشرکانہ حرکات کے قریب تک جانے سے بھی روک دیا۔ چنانچہ خدا تعالےٰ کے فضل سے آپ کی جماعت کے لاکھوں انسان جن میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ شرک سے ابکلی مجتنب ہو چکے ہیں۔

حق پسندی کا تقاضا تو یہ ہے۔ کہ جب ہم نے مولوی صاحب کے پیش کردہ اس طریق تبلیغ کے مطابق جو ان کے نزدیک بھی انبیاء کا طریق ہے۔ ثابت کر دیا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی کے مطابق تبلیغ کی۔ تو مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا سچے دل سے اقرار کر لیں۔ مگر دیکھیئے اب وہ اس بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں

"اسلام کا اقتصادی نظام" طبع ہو گیا ہے احباب فوراً آرڈر تحریک جدید کو دیں

توکلت علی اللّٰہ

میں ان سطور کے ذریعہ قادیان کے اُن سینکڑوں اور ہزاروں احباب کو الوداع کہتا ہوں رخصت ہونے سے قبل جن کی دعائیں اور نیک خواہشات حاصل کرنا میری دلی تمنا تھی۔ مگر افسوس کہ بوجہ اچانک طور پر تیاری کی اطلاع آ جانے پر مجھے قادیان آئے بغیر ہی بمبئی پہنچنے کا حکم ملا۔ اور میں اپنے دل میں قادیان کو الوداعی نظر سے نہ دیکھ سکنے۔ احباب سے الوداعی ملاقات نہ کر سکنے اور سب سے زیادہ اپنے محبوب آقا کی ملاقات اور نصائح سے محروم رہنے کی حسرت لئے ہوئے جذبات کی ایک عجیب کیفیت کے درمیان روانہ ہوا۔ گو یہ حسرت کا احساس اب آہستہ آہستہ ایک روحانی انبساط میں تبدیل ہو رہا ہے۔ اور مجھے یقین ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ضرور اس احساس کو میرے لئے مبارک۔ اور روحانی ترقیات کا باعث بنا دیگا۔

میں بظاہر قادیان کے ان مقدس وجودوں کی دعائیں حاصل نہیں کر سکا۔ جن کا وجود روحانی عالم میں بمنزلہ ستاروں کے ہے۔ لیکن میں ان پر اپنے درد کی کیفیت ظاہر کر کے آپ اُن سے امید کرتا ہوں کہ اُن کے دل کی گہرائیوں سے میرے لئے ضرور یہ دعا نکلیگی کہ خدا میرا حامی و ناصر ہو۔ اور وہ مجھے دین کی راہ میں خدمت کرنے کے بڑے بڑے مواقع بہم پہنچائے۔ اور ہر میدان میں اپنے فضل سے کامیاب فرمائے۔ اور غیر معمولی حالات میں روانہ ہونے سے جو عارضی لیکن طبعی گھبراہٹ سی ہے۔ اُسے اطمینان اور سکون سے مبتدل فرمائے۔ کہ اُس کا اعلیٰ نام ہی دلوں کو مطمئن کرنے کے لئے کافی ہے۔

میں ان سطور کے ذریعہ اپنے ان عزیزوں اور رشتہ داروں کو بھی الوداع کہتا ہوں۔ جن سے میں بوجہ تنگیٔ وقت کے باوجود خواہش اور وعدوں کے مل نہیں سکا۔ وہ یقین رکھیں کہ میں اپنے دل میں ان سے ذیل سکنے کی حسرت لئے جاتا ہوں۔ گو اس یقین کے ساتھ کہ یہ حسرت کا احساس میرے لئے میرے اصل کام میں مہمیز کا کام دیگا۔ انشاء اللہ العزیز کنری سندھ۔ ناصر آباد اور بمبئی کی جماعتوں نے جس محبت اور اخلاص کے ساتھ مجھے الوداع کہا ہے۔ اور میرے لئے تکلیف اٹھائی ہے۔ خدا تعالیٰ اُن کے جذبات کی قدر فرمائے آمین۔ احباب جماعت جو ہم واقفین سے اخلاص اور احترام اور نیک خواہشات رکھتے ہیں۔ ہمارے لئے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ ہم ناقص اور کمزور وجودوں کو ہماری کمزوریوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اس قابل بنا دے کہ ہم ان احباب۔

"محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کا خدا"

برائے حامد احمد خان سلمہ

از حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

"محمد پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہ نما ہے"
(از حضرت خلیفۃ المسیح)

کوئی "ہمسر" نہیں جس کا نہ ثانی
ودیعت کر کے انعام محبت
کوئی اس کو نہ جبتک آپ چھوڑے
نہ کیوں سو جاں سے دل اسپر فدا ہو
وہ سچا اور سچے عہد والا
نبھا دی اُس نے جس سے دوستی کی
گنہ گاروں پہ وہ "پیاروں" کی خاطر
دُھلے جاتے ہیں دھبے دامنوں کے
نہیں کچھ اس کے احسانوں کا بدلہ
بڑا بدبخت ہے ظالم ہے بندہ
ذرا آگے بڑھے اور ہمنے دیکھا

پتہ "اس یار" کا اس نے دیا ہے
محبت سے جو اپنی کھینچتا ہے
کسی کو خود نہیں وہ چھوڑتا ہے
کہ وہ محبوب ہی جان وفا ہے
جو منہ سے کہہ چکا وہ کر رہا ہے
پھرا ہے جب بھی بندہ ہی پھرا ہے
کرم کیا کیا نہیں فرما رہا ہے
برابر رحمتیں برسا رہا ہے
کسی نے جان بھی دیدی تو کیا ہے
جو اس سے عہد کر کے توڑتا ہے
وہ خود ملنے کو بڑھتا آ رہا ہے

محمد کا خدا ہے پیار والا
محمد کا جہاں میں بول بالا

درخواستہائے دعا

(۱) سعیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم بھائی محمود احمد صاحب چندروز سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحت عطا کرے (۲) پنڈت محمد عبداللہ صاحب حلواتی قریباً بیس یوم سے تپ محرقہ میں مبتلا ہیں۔ اور سخت تکلیف میں ہیں۔ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں جن کی والدہ نابینا ہے۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔ (۳) خاکسار کے والد صاحب کی طرف سے مجھے اطلاع ملی ہے کہ میری والدہ محترمہ بیمار ہیں۔ قادیان سے کوسوں دور میرے لئے یہ خبر سننا میرے لئے حد درجہ تکلیف و غم کا باعث ہو رہا ہے۔ اس لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور بزرگانِ جماعت سے التجا ہے۔ کہ وہ

(۴) خاکسار کی والدہ محترمہ کی صحت کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔ محمد احسان الٰہی جنجوعہ مجاہد سیرالیون۔ (الفضل) چودھری محمد احسان الٰہی صاحب کی والدہ صاحبہ کو پہلے کی نسبت بفضل خدا آرام ہے۔ احباب پوری صحت کیلئے دعا کریں۔

139
Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا پیغام عالمگیر نہیں تھا

(۱)

خدا تعالےٰ کے نبی اپنی وحی پر سب سے پہلے خود ایمان لاتے اور عمل کرتے ہیں۔ اپنا پیغام پہنچانے اور اپنا اصل رتبہ اور صحیح شان بیان کرنے سے تلوار کی دھار کے نیچے بھی دریغ نہیں کرتے۔ اور جب ان کے سامنے ان کے صحیح پیغام یا رتبہ میں کمی یا نقص کا اظہار کیا جائے۔ تو وہ باوجود فائق درجہ منکسر المزاج ہونے کے بڑی غیرت دکھاتے ہیں۔ کیونکہ ان کی ذراسی خاموشی ان کے ماننے والوں کے لئے لغزش کا موجب بن سکتی ہے۔ اور ان کے لائے ہوئے پیغام کی نوعیت اور مقصد پر گہرا اثر ڈالتی ہے۔ حضرت مسیح ناصری کے متعلق عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ وہ خدا کے اکلوتے بیٹے تھے۔ اور روئے زمین کی اقوام کی اصلاح اور نجات کے لئے بھیجے گئے تھے۔ اگر یہ درست ہوتا تو چاہیئے تھا۔ کہ حضرت مسیح اپنے پیغام اور رتبہ کے متعلق انبیاء سے کہیں زیادہ غیرت جوش اور عمل کا نمونہ ہر ایسے موقعہ پر دکھاتے جبکہ انہیں ذراسی اس میں کمی یا نقص نظر آتا لیکن اناجیل پر غور کرنے سے ہم ان کا طرز عمل اس کے برعکس پاتے ہیں۔ ان کے سامنے اپنوں بیگانوں دوستوں دشمنوں نے ایسی باتیں بیان کیں۔ جو اس عقیدہ کے خلاف تھیں۔ ان کو اس حیثیت سے گرانے والی اور انکے پیغام کی وسعت میں کمی اور نقص پیدا کرنے والی تھیں۔ مگر حضرت مسیح نے نہ تو ان کی تردید کی۔ اور نہ اس کے مقابل پر کوئی ایسی بات بیان کی۔ جس سے عیسائیوں کے مذکورہ بالا عقیدہ کی تائید ہوتی ہو۔ علاوہ ازیں انہوں نے قبل واقعہ صلیب وعظ کی سہ سالہ زندگی میں کبھی اس امر کا عملی ثبوت نہیں دیا۔ کہ وہ اقوام عالم کی اصلاح اور ان کی نجات کے لئے بھیجے گئے تھے۔ پھر ان کے شاگردوں نے ان کے بعد کافی عرصہ تک کوئی ایسا قدم نہ اٹھایا۔ جس سے ان کے پیغام کے عالمگیر ہونے کا ثبوت ملتا؛

اناجیل کی آیات

اناجیل کی جن آیات پر نصاریٰ کے اس عقیدہ کا انحصار ہے۔ ان میں سے بعض یہ ہیں (۱) اس لئے تم جاؤ اور تمام قوموں کو شاگرد بناؤ۔ اور انہیں باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔ (متی ۲۸/۱۹) (۲) ضروری ہے کہ پہلے سب قوموں میں انجیل کی منادی کی جائے۔ (مرقس ۱۳/۱۰) (۳) تم جاکر تمام دنیا میں ہر انسان کو انجیل کی منادی کرو (مرقس ۱۶/۱۵) (۴) تمام قوموں میں یروشلم سے شروع کرکے اس کے نام سے توبہ اور گناہوں کی بخشش کی منادی کی جائے (لوقا ۲۴/۴۷)

قابل غور امور

اس بحث میں حسب ذیل امور قابل غور ہیں (۱) اناجیل میں مذکورہ روایات و بشارات۔ (۲) حضرت یحییٰ علیہ السلام جو حضرت یسوع کے پیشرو۔ راستہ صاف کرنے والے اور ان کے لئے بپتسمہ دینے والے خیال کئے جاتے ہیں۔ ان کا طرز عمل اور ان کی حضرت یسوع کے متعلق بشارت (۳) حضرت یسوع کا اپنا طرز عمل (۴) حضرت یسوع کے دعوے کی نسبت بنو اسرائیل اور دیگر اقوام کے اقوال اور ان کا رویہ (۵) واقعہ صلیب اور بیان کردہ رفع آسمانی کے بعد ان کے شاگردوں اور ماننے والوں کا طرز عمل (۶) آیات مندرجہ بالا کی تشریح و توضیح۔ ان امور پر علیحدہ علیحدہ روشنی ڈالی جاتی ہے۔

اناجیل کی بشارات اور روایات

اوّل۔ یوسف نجار کو بشارت دی گئی۔ کہ مریم کے بطن سے ایک بچہ ہوگا۔ اس کا نام یسوع رکھنا" کیونکہ وہ اپنے لوگوں کو گناہ سے بچائیگا۔ (متی ۱/۲۱) "وہ اس کا نام عمانوئیل رکھیں گے۔ جس کے معنی ہیں خدا ہمارے ساتھ ہے۔" (متی ۱/۲۳) الفاظ "اپنے لوگوں" اور "ہمارے" سے واضح ہے۔ کہ اس سے مراد بنی اسرائیل ہیں۔ حضرت یسوع کی پیدائش پر مشرق سے جو مجوسی آئے تھے۔ انہوں نے کہا "یہود کا بادشاہ جو پیدا ہوا ہے کہاں ہے" (متی ۲/۲) بیت اللحم کے متعلق کہا گیا "تجھ سے ایک حکمران نکلیگا۔ جو میری امت اسرائیل کی گلہ بانی کریگا۔ (متی ۲/۶) حضرت مریم کو قبل پیدائش حضرت یسوع بشارت دی گئی۔ خدا اسے اپنے باپ داؤد کا تخت دیگا۔ اور وہ ہمیشہ کے لئے یعقوب کے گھرانے پر حکومت کریگا۔ (لوقا ۱/۳۲،۳۳) داؤد کے تخت کی وراثت۔ بنی اسرائیل پر حکومت ان کے رتبہ اور پیغام کو محدود کرتی ہیں۔

حضرت یحییٰ کا طرز عمل اور بشارات

دوم۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کے متعلق مذکور ہے۔ وہ اسرائیل کی اولاد میں سے بہتوں کو خداوند ان کے خدا کی طرف پھیر دیگا (لوقا ۱/۱۶) ایک مستعد قوم کو خدا کے لئے تیار کریگا (لوقا ۱/۱۷) حضرت ذکریا علیہ السلام کو جو بشارات یحییٰ کے متعلق دی گئیں۔ ان سے ظاہر ہے کہ وہ صرف بنی اسرائیل کے لئے آئے تھے (لوقا ۱/۶۷-۷۹) پھر لکھا ہے۔ "وہ بچہ (یحییٰ) قوت پاتا گیا۔ اور اسرائیل میں ظاہر ہونے کے دن تک جنگل میں رہا۔ (لوقا ۱/۸۰) یحییٰ اس کے لئے بطور گواہ آئے۔ تاکہ سب اس کے وسیلہ سے ایمان لائیں (یوحنا ۱/۷) خود حضرت یحییٰ نے حضرت مسیح کے متعلق کہا۔ "میں اسے نہیں پہچانتا تھا۔ مگر اس لئے کہ وہ بنو اسرائیل پر ظاہر کیا جائے۔ میں پانی سے بپتسمہ دینے کے لئے آیا ہوں۔ (یوحنا ۱/۳۱) حضرت یحییٰ صرف بنو اسرائیل کو بپتسمہ دیتے رہے۔ اور ان میں ہی حضرت یسوع کی آمد کا وعظ کرتے اور بشارت دیتے رہے۔ اگر حضرت یسوع کا مشن عالمگیر تھا۔ تو ان کا پیشرو اور راستہ صاف کرنے والا بھی تمام اقوام عالم کو ان کی آمد کا وعظ کرتا۔ اور بشارت دیتا۔

حضرت مسیح کے اپنے اقوال

اس بحث میں حضرت یسوع کے اپنے اقوال اور ان کا طرز عمل نہایت اہم ہے یہ بات مسلمہ ہے۔ کہ اس زمانہ کے یہودی غیر قوموں سے میل جول رکھنا ان کے ساتھ کھانا پینا حرام سمجھتے تھے۔ (اعمال ۱۰/۲۸، ۱۱/۲) اور اپنے عبادت خانوں میں ان کو داخل نہیں ہونے دیتے تھے۔ کیونکہ وہ خیال کرتے تھے۔ کہ عبادت خانے ناپاک ہو جاتے ہیں (اعمال ۲۱/۲۸) حضرت یسوع اپنی سہ سالہ زندگی قبل واقعہ صلیب میں ہمیشہ یہود کے عبادت خانوں میں وعظ کرتے رہے اور اگر باہر کسی موقعہ پر کسی مجمع کو انہوں نے مخاطب کیا۔ تو وہ سارا یا اس کا بیشتر حصہ یہود پر مشتمل ہوتا تھا۔ نہ کبھی انہوں نے غیر اقوام کے معابد میں جاکر کوئی وعظ کیا۔ اور نہ ان کے عقائد فاسدہ جیسا کہ اعمال ۱۴/۱۵ میں مذکور ہیں کے خلاف کبھی ایک لفظ کہا۔ اس قلیل عرصہ کی ابتداء سے انتہا تک جب وہ گرفتار ہوئے ان کا وعظ ان کی بشارات یہودیوں تک محدود رہیں۔ چنانچہ گرفتاری کے موقعہ پر آپ نے فرمایا۔ میں روزانہ تمہارے ساتھ بیٹھ کر ہیکل میں وعظ کرتا رہا۔ لیکن تم نے مجھے نہ پکڑا۔ (متی ۲۶/۵۵) جب سردار کاہن نے ان سے ان کے شاگردوں اور عقائد کی نسبت سوال کیا۔ تو فرمایا "میں نے کھلم کھلا دنیا کو بتایا۔ میں ہمیشہ یہود کے معابد اور ہیکل میں جہاں سب یہودی جمع ہوتے ہیں تعلیم دیتا رہا۔ اور مخفی طور پر میں نے کبھی کچھ نہیں کہا۔ (یوحنا ۱۸/۲۰) عیسائیوں کا مایہ ناز پہاڑی وعظ بھی صرف بنی اسرائیل کو سنایا گیا۔ اور صرف وہی اس کے مخاطب تھے اس میں حضرت یسوع فرماتے ہیں" میں شریعت اور انبیا کی کتابوں کو پورا کرنے کے لئے آیا ہوں نہ کہ اسے منسوخ کرنے کے لئے۔ زمین و آسمان ٹل جائیں۔ مگر ایک شعشہ اس شریعت کا بدل نہیں سکتا۔ جب تک کہ پورا نہ ہو"۔ (متی ۵/۱۷-۱۸) یہاں شریعت سے مراد شریعت موسوی ہے۔ جو محض بنو اسرائیل کے لئے اتری تھی۔ دوسری قوموں کا اس سے کوئی تعلق نہ تھا۔ پھر فرماتے ہیں جو کوئی ان احکام میں سے کسی چھوٹے سے چھوٹے حکم کو توڑیگا۔ اور دوسروں کو ایسا کرنے کی تلقین کرے گا۔ وہ آسمانی بادشاہت میں سب سے چھوٹا ہوگا۔ لیکن جو ان پر عمل کرے گا۔ اور ان کی تعلیم دے گا۔ وہ آسمانی بادشاہت میں بڑا ہوگا۔ (متی ۵/۱۹)

اس سے ظاہر ہے کہ انہوں نے یہودیوں کی شریعت پر عمل کرنا کتنا اہم اور ضروری قرار دیا ہے۔ پھر اس وعظ میں یہودیوں کے علماء فقیہوں۔ فریسیوں وغیرہ کی بد اعمالی اور ریاکاری کی طرف اشارات ہیں۔ اور ان کی عبادات اور روزوں وغیرہ کا ذکر ہے۔ ایک موقعہ پر اسی وعظ میں آپ نے فرمایا:۔

یہ فکر مت کرو ہم کیا کھائینگے۔ کیا پئینگے اور کیا پہنینگے کیونکہ یہ سب چیزیں غیر قومیں تلاش کرتی ہیں۔ تمہارا آسمانی باپ جانتا ہے کہ تمہیں ان چیزوں کی ضرورت ہے (متی $\frac{6}{31-32}$) اس آیت میں "غیر قومیں" اور "تمہارا آسمانی باپ" سے واضح ہے۔ کہ کون مخاطب تھے۔

اناجیل میں جابجا یہ تو مذکور ہے۔ کہ حضرت یسوع یہودیوں کے علماء سے بحث مباحثے کرتے رہے۔ اور ان کے غلط عقائد کی تردید کرتے رہے اور "صاحب اقتدار کی طرح نہ کہ فریسیوں کی طرح" وعظ فرماتے رہے اور ہیکل میں سے دکانداروں اور چھابڑی والوں کو ٹھوکریں مار مار کر نکالتے رہے کیونکہ خدا کا گھر عبادت کے لئے بنایا گیا تھا۔ نہ کہ چوروں اور ڈاکوؤں کے لئے بھٹ تیار کیا گیا تھا۔ لیکن یہ کہیں نہیں ملتا کہ انہوں نے صاحب اقتدار کی طرح نہ سہی ایک دوست اور ہمدرد مخلوق کی طرح ہی غیر قوموں میں جاکر کبھی وعظ و نصیحت کی ہو۔ حالانکہ گلیلی یہودیہ وغیرہ علاقوں میں جہاں وعظ اور منادی کرتے کرتے ان کی ساری سہ سالہ زندگی ختم ہوگئی۔ دوسری قومیں بکثرت آباد تھیں۔ (اعمال $\frac{2}{9-11}$) اور حضرت یسوع ان کے تمام شہروں اور گاؤں میں پھر کر یہود کے معابد میں وعظ کرتے رہے۔ اور بادشاہت کی خوشخبری کی منادی کرتے رہے۔ (متی $\frac{9}{39}$) حضرت یسوع نے اپنے بارہ شاگردوں کے وفد بنا کر منادی کرنے کے لئے مختلف اطراف میں بھیجے مگر ان کو تاکیدی حکم دیا۔ "غیر قوموں کی طرف مت جانا اور نہ سامریوں کے کسی شہر میں داخل ہونا بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جاؤ (متی $\frac{11}{5-7}$) لیکن "دنیا کے نجات دہندہ" نے کبھی کوئی وفد غیر قوموں کی طرف نہ بھیجا۔

اپنے بارہ شاگردوں کو بارہ تختوں پر بیٹھ کر بنو اسرائیل کے بارہ قبیلوں کی عدالت کرنیکی بشارت دی۔ (متی $\frac{19}{28}$ و لوقا $\frac{22}{30}$) خود حضرت یسوع اس عدالت کے گویا صدر ہونگے مگر دوسری اقوام کا اس عدالت سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔

انگور کے باغ کی مشہور تمثیل سے بھی ظاہر ہے۔ کہ اس سے مراد قوم اسرائیل ہے۔ اور اسی کے پھل جمع کرنے کے لئے "خدا نے اپنا اکلوتا بیٹا" بھیجا۔ اناجیل میں کسی دوسرے باغ کا ذکر نہیں جس کے پھل جمع کرنے کے لئے حضرت یسوع بھیجے گئے۔ گروہ در گروہ لوگ جو آپ کے پیچھے پیچھے پھرا کرتے وہ ہمیشہ انہیں ربی ربی کرکے پکارتے تھے۔ یہ عبرانی لفظ ہے اور عبرانی یہود کی زبان تھی۔ اس ملک میں دوسری قوموں کی زبان لاطینی اور یونانی تھی لیکن اگر تھوڑی دیر کے لئے تسلیم کرلیا جائے کہ ان مجمعوں میں دوسرے لوگ بھی ہوا کرتے تھے۔ تو ان مجمعوں کے متعلق حضرت یسوع خود فتوی دے چکے ہیں "یقیناً یقیناً تم مجھے اس لئے تلاش نہیں کرتے کہ تم نے معجزات دیکھے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ تم نے روٹیاں کھائیں اور تمہارا پیٹ بھر گیا" (یوحنا $\frac{6}{26}$)

پھر غیروں کو اول تو حضرت یسوع چنگا کرنے کی پرواہ ہی نہ کرتے تھے۔ اور اگر کوئی شفا پاتا تو وہ تمام قوموں کے خدا کی تعریف نہیں کرتا تھا۔ بلکہ وہ بنی اسرائیل کے خدا کی حمد کرتا تھا۔ (متی $\frac{15}{31}$) غیر قوموں کے دو بیماروں کے چنگا ہونیکا واقعہ قابل ذکر ہے۔ ایک کنعانی عورت اپنی بیمار بیٹی لیکر حاضر ہوئی اور بڑی آہ وزاری سے حضرت یسوع کی خدمت میں اُسے چنگا کرنے کی التجا کی۔ لیکن انہوں نے یہ فرماکر اس کی درخواست ٹھکرا دی "میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا کسی اور کے پاس نہیں بھیجا گیا"۔ اس نے پھر عرض کیا۔ تو فرمایا۔ "یہ مناسب نہیں کہ بچوں کی روٹی کتوں کو پھینک دی جائے"۔ لیکن اس عورت بیچاری نے پھر نہایت عاجزانہ درخواست کی "کتے مالک کی میز سے گرے ہوئے ٹکڑے ہی کھا لیا کرتے ہیں۔ تب حضرت مسیح کو اس پر رحم آیا۔ (متی $\frac{16}{22-28}$) یہ آیات کتنی واضح اور صاف ہیں۔

دوسرا واقعہ ایک صوبیدار کا ہے جس کا ایک ملازم جس سے وہ بہت محبت کیا کرتا تھا بیمار تھا۔ اس نے یہود کے بزرگوں کو سفارش کرنے کے لئے حضرت یسوع کی خدمت میں بھیجا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ غیر قوم کے لوگوں کے پاس حضرت یسوع نہیں جائینگے۔ چنانچہ سفارش کرنیوالوں نے ان سے یہ عرض کیا کہ یہ ہماری قوم کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے۔ اس لئے توجہ کا مستحق ہے۔

ایک اور بات نہایت اہم اور قابل توجہ ہے۔ گذشتہ انبیاء بنی اسرائیل کی طرح حضرت یسوع نے بھی اپنے متبعین کی یہودیوں سے کوئی الگ جماعت قائم نہیں کی تھی اور نہ کوئی اس کا الگ نام تجویز کیا تھا جو اُسے دوسرے یہودیوں سے ممتاز کرتا۔ اس جماعت کا مسیحی نام تو بہت عرصہ بعد انطاکیہ کے رہنے والوں نے تجویز کیا تھا۔ (اعمال $\frac{11}{26}$)

علاوہ ازیں حضرت یسوع کی گرفتاری۔ ان کے سردار کاہن اور پلاطوس کے سامنے پیش کئے جانے کے اوقات اور سوال و جواب قابل غور ہیں۔ اُنہیں بار بار یہود کا بادشاہ کہہ کر مخاطب کیا گیا مگر صرف ایک موقعہ پر اتنا فرمایا۔ کہ میری بادشاہت آسمانی ہے۔ لیکن یہ کبھی نہیں فرمایا کہ میں نہ صرف یہود کا بلکہ ساری دنیا کا روحانی بادشاہ ہوں۔ حالانکہ ان کی بادشاہت کا یہود تک محدود کرنا ان کی اصل شان اور رتبہ میں کمی اور نقص کا اظہار تھا۔ اور ان کی اعلیٰ حیثیت سے انہیں گرانے کے مترادف تھا۔ اس کی نسبت ان کی خاموشی ظاہر کرتی ہے۔ کہ نصاریٰ نے افراط سے کام لیکر انہیں کہیں سے کہیں پہنچا دیا۔

خاکسار

فضل کریم (بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

احیائے اسلام

قوم کے لوگو! ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب
وادیٔ ظلمت میں کیوں بیٹھے ہو تم لیل و نہار

"میں صرف اسی ایک خرابی کو نہیں دیکھ رہا ہوں جس کا ذکر آپ نے کیا ہے۔ بلکہ میری نگاہ میں یہ سارا تن جس کا نام مسلمان قوم ہے۔ آج "ہمہ داغ داغ" ہو رہا ہے۔ اس کو اتنی بیماریاں لگی ہوئی ہیں۔ جن کا شمار کرنا مشکل ہے۔ اور اگر ایک ایک بیماری کا علاج الگ الگ کرنے پر دقت صرف کیا گیا۔ تو صدیاں گذر جائینگی"۔

یہ فقرات کسی حاشیہ آرائی کے محتاج نہیں۔ جو مولانا مودودی صاحب نے اپنے ایک تازہ مکتوب میں لکھے اور اخبار "نوائے وقت" میں چھپے ہیں۔ ان میں مسلمان کے تن بیمار کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ آج مسلمانوں کی حالت پر کون نوحہ نہیں کر رہا۔ اس حالت کو آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے ہمارے سید و مولیٰ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فداہ نفسی نے بیان فرما دیا تھا اسلام کا نام ہی نام رہ جائیگا۔ اور حقیقت کچھ نہیں رہیگی۔ آج یہ حقیقت آفتاب نیمروز کی طرح روشن ہے۔ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر زبردست دلیل ہے۔ ہر شخص کے دل میں تڑپ ہے کہ اس نکبت و ادبار کا علاج ڈھونڈا جائے۔ جس سے "تن بیمار" میں زندگی پیدا ہو اور اسلام کو دوبارہ پہلا عروج حاصل ہو۔ "میرے نزدیک علاج کی صرف یہ صورت ہے۔ کہ اس وقت اصل اسلام اور اس کی مضبوطی و استحکام پر ساری قوت صرف کیجائے"۔ ان الفاظ میں جناب مولانا مودودی صاحب نے علاج تجویز فرمایا ہے مگر انہوں نے یہ بیان نہیں کیا کہ اس علاج پر عمل کس طرح ہو۔ وہ کونسی صورت ہے۔ جس سے اصل اسلام اور اس کی مضبوطی و استحکام پر قوت صرف کی جائے۔ یہ اہم کام قوم کے پراگندہ افراد نہیں کر سکتے۔ کیونکہ قوم کا کوئی لیڈر یا امام نہیں۔ اور جو لیڈر ہیں۔ ان کی تمامتر توجہ سیاست کی طرف ہے۔ مذہب کی مضبوطی و استحکام کی طرف ان کی نظر نہیں اٹھتی۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ کام بغیر ایک واجب الاطاعت امام اور تنظیم کے ناممکن ہے۔ سو اس "تن بیمار" کا صرف ایک ہی علاج ہے۔ جو کہ حکیم مطلق نے آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے تجویز فرمایا ہے۔ اور اسلام اور اس کی مضبوطی و استحکام کا کام اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ مامور و مرسل کو بھیجے۔ سو عین موقعہ پر حکیم مطلق نے مسیحا کو مسیحائی کے لئے بھیجا اور اُس نے اعلان فرمایا ؎

کیوں عجب کرتے ہو گر میں آگیا ہو کر مسیح
خود مسیحائی کا دم بھرتی ہے یہ باد بہار
میں وہ پانی ہوں جو آترا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

پس اے مسلمان قوم تیری بیماریوں کے علاج کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنا مسیحا بشکل حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھیجا۔ اب تیری ترقیات کا راز اسی میں مضمر ہے کہ تو اس خدا کے جری کی آواز پر لبیک کہے تا دین و دنیا کے انعامات اور بلندیوں کی وارث بنے پس اٹھ اور اپنی سوئی ہوئی قسمت کو بیدار کرلے۔ اُس مامور نے نقارہ کی چوٹ سے اعلان کیا کہ میں خدا کے نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ جو میری طرف آئیگا وہ انعامات کا مستحق ہوگا۔ اور جو منہ پھیر لیگا وہ کاٹا جائیگا۔ پس اے سرگردان و حیران قوم ابھی آسمانی آواز پر کان رکھ اور [illegible] کی پکار سن [illegible] اقبال کا [illegible] کر ۔ م

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

خاکسار نذیر احمد علی بی اے بی ٹی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سیرالیون میں تبلیغ احمدیت

احمدی مبلغین کی ایک ماہ کی قابل تعریف تبلیغی سرگرمیاں

مکرم چودھری احسان الٰہی صاحب مجاہد سیرالیون نے حال میں سیرالیون مشن کے متعلق ایک ماہ کی جو مختصر سی رپورٹ ارسال کی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ باوجود اس کے کہ مئی اور جون میں وہ خود اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب ملیریا وغیرہ سے بیمار رہے۔ مشن کے تمام کام بفضل خدا باقاعدہ سرانجام دینے کی کوشش کرتے رہے۔ مولوی محمد صدیق صاحب اپنی بائیں ٹانگ میں تکلیف ہو جانے کی وجہ سے یہاں کے میڈیکل آفیسر سے تین چار دفعہ انجکشن کرانے کے لئے گئے۔ اس دوران میں مولوی صاحب کی ان سے مذہبی گفتگو بھی ہوتی رہی۔ اسلام میں چار شادیوں کی اجازت اور اسلامی پردہ وغیرہ پر خاص طور سے بات چیت ہوئی۔ جس سے متاثر ہو کر ڈاکٹر صاحب نے اپنے باورچی کے دو بچے ایک عیسائی سکول سے اٹھا کر احمدیہ سکول میں داخل کرا دیئے۔ چودھری محمد احسان الٰہی صاحب کو اگرچہ گردہ کی تکلیف ہو گئی۔ نیز وہ ملیریا کے بار بار حملوں سے بھی تکلیف اٹھاتے رہے۔ مگر مشن کے ضروری کام سرانجام دینے کے علاوہ بو کی مسجد احمدیہ کے محراب اور اندرونی حصہ کا قرآن کریم کی آیات لکھنے اور بیرونی حصوں میں اور برآمدہ میں سیمنٹ سے مضبوط کرنے میں مصروف رہے۔

گذشتہ ماہ دونوں مبلغ صاحبان بعض ضروری امور کی اصلاح اور مشن کے معاینہ کے لئے باڈ ماہوں گئے۔ اور جماعت کے افراد اور سکول کے ٹیچروں کو مناسب ہدایات دیں۔ مکرم چودھری صاحب بو احمدیہ سکول کے متعلق انسپکٹر آف سکولز سے بھی ملے۔

عربوں میں تبلیغ

ماہ زیر رپورٹ میں بعض عرب نیز افریقن عالم ہمارے مبلغین سے ملنے آتے رہے۔ جن کو زبانی تبلیغی گفتگو کرنے کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عربی کتب پڑھنے کے لئے دی گئیں۔ اور ان کے بہت سے سوالات کے جوابات دے کر ان کے شکوک کا ازالہ کیا گیا۔

مانووا کے مظلوم احمدی

چودھری صاحب موصوف لکھتے ہیں۔ کچھ عرصہ سے ہمارے مانووا کے احمدیوں کو وہاں کا پیرامونٹ چیف حد سے زیادہ تنگ کر رہا اور شرمناک مظالم کا نشانہ بنا رہا ہے۔ جس کا باعث سوائے اس کے اور کوئی نہیں۔ کہ انہوں نے خدا اور اس کے رسول کی خاطر احمدیت کو قبول کرنا ضروری سمجھا۔ چیف کے مظالم کی ابتدا یوں شروع ہوئی۔ کہ ایک دن جبکہ ہمارے احمدی بھائی ایک احمدی کے گھر میں جمعہ کی نماز باجماعت ادا کر رہے تھے۔ کہ شہر کے لوگوں نے چیف کے پاس پہنچکر کئی قسم کی غلط بیانیوں کے ذریعے اسے احمدیوں کے خلاف جوش دلایا۔ وہ پہلے سے ہی احمدیوں کا جانی دشمن تھا۔ اور اس بات کا وہ کئی رنگوں میں اظہار کر چکا تھا۔ اس نے عوام الناس کو فوراً حکم دے دیا۔ کہ سب احمدیوں کو عدالت میں پکڑ لائیں۔ یہ حکم پاکر ان وحشی اور ظالم لوگوں نے درختوں کی لمبی لمبی ٹہنیاں کاٹ لیں۔ اور احمدیوں کی طرف چل پڑے۔ اس وقت تک جبکہ یہ لوگ وہاں پہنچے۔ احمدی نماز ختم کر چکے تھے۔ آخر یہ ظالم احمدیوں کو بھیڑ بکریوں کے ریوڑ کی طرح ہانک کر چیف کے پاس لے آئے۔ اور چیف نے احمدیوں کے امام الصلوٰۃ کی ٹوپی اتار کر ایک سپاہی کو حکم دیا۔ کہ اس میں تمام پبلک کے سامنے پیشاب کرو۔ جس کی تعمیل اس نے بلا شرم و حیا اسی وقت کر دی۔ ایک اور موقعہ پر احمدیوں کے امام کو چیف کے کورٹ میں غیر احمدیوں کے امام نے مارا۔ حالانکہ غیر احمدی امام عمر میں احمدی امام کے بچوں کے برابر تھا۔ مگر بجائے ظلم کے انسداد کے چیف نے احمدی امام پر بھاری جرمانہ کیا۔ اور دوسرے احمدیوں کو جرمانہ اور قید کی سزائیں دیں۔ اور کھلم کھلا کہہ دیا۔ کہ اب احمدیوں پر ظلم و ستم اسی وقت بند ہو گا۔ جبکہ وہ احمدیت چھوڑ دیں گے۔

وہاں کے احمدیوں اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب نے ان مظالم کی اس ضلع کے ڈی۔سی کے پاس رپورٹ کی۔ جس نے گذشتہ دسمبر میں مانووا جاکر تحقیقات کی۔ اور احمدیوں کو جرمانہ واپس دلایا۔ نیز چیف کو نصیحت کی۔ کہ وہ احمدیوں کو مذہبی امور میں تنگ نہ کرے۔ لیکن اس پر دو ماہ بھی گذرنے نہ پائے تھے۔ کہ چیف نے احمدیوں کو پہلے سے بھی زیادہ تنگ کرنا شروع کر دیا۔ اور مذکورۃ الصدر خلاف انسانیت واقعہ اس امر کا شاہد ہے۔ آخر تنگ آکر گذشتہ مارچ میں مکرم مولوی صاحب نے یہاں کے اعلیٰ افسر ڈویژنل کمشنر کے پاس شکایت کی۔ مگر اس پر بھی کوئی ایکشن نہ لیا گیا۔ اور اس سے چیف کو مظالم کرنے میں اور زیادہ جرأت ہو گئی۔

چیف کے مظالم میں شرمناک اضافہ ہونے کی اطلاع ملنے پر دونوں مبلغ صاحبان نے نفلی روزے رکھنے اور خاص طور پر دعاؤں میں خدا تعالیٰ سے التجائیں کرنی شروع کر دیں۔ کہ وہ ان مشکلات کو دور فرمائے۔ نیز ڈویژنل کمشنر صاحب کو ایک طویل خط لکھا۔ جس میں مظالم کے انسداد کے لئے پر زور طور پر توجہ دلائی۔ اور یہ درخواست لیکر خود ان کے پاس گئے۔ آدھ گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی آخر انہوں نے وعدہ کیا۔ کہ وہ تحقیق کر کے اطلاع دینگے۔

مانووا کے احمدیوں کا اخلاص

چودھری صاحب موصوف لکھتے ہیں۔ ایک طرف تو ظالم اور وحشی لوگوں اور ان کے چیف کی طرف سے ہمارے احمدی بھائیوں پر نہایت ہی شرمناک مظالم کئے جا رہے ہیں۔ جو نہایت ہی تکلیف دہ اور رنج افزا ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی خوشی کا پہلو یہ ہے۔ کہ مانووا کے نہایت غریب اور نئے احمدی اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم ہیں۔ اور اب تک دنیاوی ایذائیں انہیں حق کے چھوڑنے پر مجبور نہیں کر سکیں۔

درخواست دعا

چودھری صاحب موصوف حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور بزرگان سلسلہ اور تمام احمدی احباب سے ان مصیبت زدہ بھائیوں کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنے کی درخواست کرتے ہیں۔ تا خدا تعالیٰ انہیں ان تکالیف سے نجات دے۔ اور احمدیت کے راستہ میں غیر معمولی دکھوں کو برداشت کرنے کا بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائے۔ نیز اپنے ان مجاہد بھائیوں کے لئے بھی دعا کی جائے۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں باصحت رکھے۔ اور اپنے فضل سے اس طریق پر خدمت اسلام کا کام کرنے کی توفیق دے۔ جس میں اسکی رضا ہو۔

سالانہ اجتماع ــــــ اور ــــــ تلقین عمل

پروگرام سالانہ اجتماع کے اس عنوان کے ماتحت مرکز کی طرف سے خدام کو بعض خدمات اور فرائض کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ اور مفید طریق پر تلقین کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس غرض کے ماتحت پروگرام کے اس حصہ پر حسب ذیل طریق پر عمل کیا جاتا ہے:۔

ــــ اجتماع کے موقعہ پر صدر محترم کی صدارت میں ایک اجلاس منعقد کیا جاتا ہے۔

ــــ بعض قائدین حضرات زعماء کرام اور خدام کو اس اجلاس میں تقریر کے لئے وقت دیا جاتا ہے۔

ــــ قائدین۔ زعماء اور خدام اپنی تقاریر میں مرکز کے سامنے اپنے مفید تجربات کام میں مشکلات۔ بعض دقتوں اور مرکز کے متعلق شکایات کو پیش کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض مفید مشورے اور تجاویز کا بھی ان تقاریر میں ذکر کیا جاتا ہے۔ ان شعبہ جات کے مہتممین کو ضروری امور کے جوابات اور ہدایات کا موقعہ دیا جاتا ہے۔

تلقین عمل کا یہ طریق بہت دلچسپ ہوتا ہے۔ اور مجالس ماتحت خدام اور مرکزی عہدیداروں کے لئے نہایت درجہ مفید ہوتا ہے۔ مجالس ماتحت میں سے کوئی عہدیدار یا خادم اس بارہ میں کوئی مفید مشورہ بھجوا سکے۔ تو مرکز اسکو قبول کرنے میں ممنون ہوگا۔ (خاکسار ملک عطاء الرحمٰن منتظم اشاعت سالانہ اجتماع)

جماعت احمدیہ بہاول نگر کا جلسہ شکر

۳ر اگست کو بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ بہاولنگر کا جلسہ زیر صدارت مولوی شیخ اقبال الدین صاحب مولوی فاضل منعقد ہوا۔ جس میں خدا تعالیٰ کے تازہ نشان متعلقہ پیشگوئی مسٹر ہربرٹ مارلیس پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا گیا۔ جماعت پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مقام جو آپکو اللہ تعالیٰ کے حضور حاصل ہے۔ واضح کیا گیا۔ نیز قرآن شریف کی آیات سے یہ بتایا گیا۔ کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق کی بین علامت اس کا اپنے بندے

… سے مکالمہ اور مخاطبہ ہے۔ جو الہامات۔ کشوف اور رویائے صالحہ کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ اگر یہ چیز کسی روحانی راہنما کے اندر مفقود ہے۔ تو اس کے پاس کچھ بھی نہیں۔ صرف زبانی دعویٰ ہے۔ بعد ازاں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے منظور شدہ سکرٹریوں کی ضلع وار فہرست

فرمایا:- ہر انجمن میں اس غرض کے لئے ایک سکرٹری تحریک جدید ہونا چاہیئے تا تحریک جدید کا مالی کام صحیح طریق سے ہوتا رہے ہر جماعت میں خواہ شہری ہو یا زمیندار۔ بڑی ہو یا چھوٹی۔ بیرون ہند کی ہو یا ہندوستان کی تحریک جدید کا سکرٹری ہونا ضروری ہے

ہر جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کو علم ہو جائے کہ آیا اس نے اپنا یہ فرض ادا کر کے مرکز میں سکرٹری "تحریک جدید" کی اطلاع کر دی ہے یا نہیں۔ ذیل میں ان جماعتوں کے سکرٹریوں کی حلقہ وار فہرست درج کی جاتی ہے۔ جن کی اطلاع درج رجسٹر ہو چکی ہے۔ اس فہرست پر سرسری نظر ڈالنے سے ظاہر ہوگا کہ ابھی تک اکثر امراء اور پریذیڈنٹوں نے اپنا فرض ادا نہیں کیا۔ حالانکہ متعدد بار اعلان کرنے کے علاوہ خطوط کے ذریعہ بھی یاددہانی کرائی جا چکی ہے۔ اب یہ حلقہ وار فہرست پڑھ کر فوری توجہ فرمائیں اور اپنے سکرٹری مال تحریک جدید کا تقرر کر کے فوری اطلاع کر دیں۔

جو دوست سکرٹری تحریک جدید مقرر ہو چکے ہیں انہیں ابھی سے کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان کی جماعت سے تحریک جدید کے گیارھویں سال دفتر دوم کے سال اول۔ ترجمۃ القرآن اور خلافت فنڈ کے وعدے جلد سے جلد وصول ہو جائیں۔ کیونکہ وقت بہت کم رہ گیا ہے اور روپیہ زیادہ قابل وصول ہے۔ اس لئے سکرٹریان تحریک جدید کو پوری تندہی اور توجہ سے کام کرنا چاہیئے۔ اس چندے کی فوری ضرورت حضور کے اس ایک فقرہ سے ظاہر ہے:-

فرمایا:- "میں سمجھتا ہوں۔ جماعت ابھی اپنی ذمہ داری سے پوری طرح بری نہیں۔ میں نے بتایا تھا کہ کام کرنے کا وقت اب آیا ہے۔ یہی وہ سال ہے جس میں اخراجات پہلے سے کئی گنا بڑھ گئے ہیں۔ کچھ مبلغ باہر جا چکے ہیں۔ اور کچھ مبلغ تیار ہیں۔ جو عنقریب تبلیغ کے لئے غیر ممالک میں روانہ ہونے والے ہیں۔ اگر ایسے وقت میں جماعت اپنی ذمہ داری کو پوری طرح نہ سمجھے تو کس قدر افسوس کا مقام ہوگا۔ بالکل ویسی ہی بات ہوگی۔ جیسے کوئی شخص اپنے معشوق سے ملنے کے لئے ایک لمبے فاصلہ سے دوڑتا چلا آئے۔ مگر جب اس کے دروازے پر پہنچ جائے تو ڈیوڑھی میں ہی بیٹھ جائے اور اندر داخل ہونے کی کوشش نہ کرے۔ جو افسوس ایسے شخص کو ہوگا۔ وہی حال ان لوگوں کا ہے۔ جنہوں نے دس سال قربانی کی۔ مگر جب عملی طور پر کام کرنے کا وقت آیا۔ اور خدا تعالیٰ کے سپاہی میدان جنگ میں کام کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے تو وہ ہمت ہار کر بیٹھ گئے"۔

اللہ تعالیٰ تحریک جدید کے ہر ایک مجاہد کو توفیق بخشے کہ وہ ہمت کر کے جلد سے جلد اپنا چندہ ادا کرے۔ اور کوشش کرے کہ اس ماہ کے آخر تک دے لے۔ کیونکہ اب آخری وقت جا رہا ہے۔ بہرحال حلقہ وار فہرست ذیل میں شائع کرتے ہوئے پھر مکرر عرض ہے کہ جن جماعتوں کے امراء یا پریذیڈنٹوں نے سکرٹری تحریک جدید کا تقرر نہیں کیا۔ وہ فوری کر کے اطلاع دیں۔ اور جو کر چکے ہیں وہ فوراً اپنا کام شروع کریں۔

امیر یا پریذیڈنٹ کو چاہیئے کہ وہ تحریک جدید کے گیارھویں سال۔ دفتر دوم کے سال اول ترجمۃ القرآن اور خلافت فنڈ کے وعدوں اور وصولی کی فہرستیں اپنے سکرٹری مال کے چارج میں دے دیں اگر کسی جماعت میں یہ فہرستیں نہ ہوں تو فنانشل سکرٹری تحریک جدید سے فوراً طلب کریں۔ درج رجسٹر سکرٹریوں کی حلقہ وار فہرست حسب ذیل ہے:-

ضلع گورداسپور:- شکار۔ چوہدری خدا بخش صاحب۔ دھیر کے۔ چوہدری نذیر محمد صاحب۔ سارچور چوہدری نور اللہ خان صاحب۔ **ضلع سیالکوٹ** سیالکوٹ شہر۔ چوہدری اللہ دتا صاحب۔ پنشنر **ضلع امرتسر**۔ امرتسر۔ ڈاکٹر محمد امین صاحب عامر۔ میڈیکل کالج امرتسر۔ سید علی رضا صاحب۔ **جماعت لاہور حلقہ بھاٹی گیٹ**۔ بابو محمد احمد صاحب۔ حلقہ دہلی گیٹ۔ میاں محمد عبداللہ صاحب۔ حلقہ چابک سواراں۔ بابو فضل الدین صاحب ریڈر۔ حلقہ سول لائن۔ میاں غلام محمد صاحب اختر۔ حلقہ نیلا گنبد قاضی محمود احمد صاحب۔ حلقہ اسلامیہ پارک (دفر نگ) شیخ عبید اللہ صاحب۔ حلقہ شاہدرہ مولوی اللہ دتا صاحب۔ حلقہ محمد نگر سارجنٹ محمد عبد اللہ صاحب بی اے بی ٹی۔ حلقہ گنج۔ چوہدری مختار احمد صاحب۔ حلقہ سلطان پورہ۔ چوہدری بشیر احمد صاحب۔ حلقہ مصری شاہ۔ میاں عبد الرحمن صاحب۔ حلقہ گڑھی شاہو۔ ملک فضل الرحمن صاحب۔ حلقہ احمدیہ ہوسٹل۔ سید محمد حسین صاحب حلقہ لاہور چھاؤنی۔ میاں محمد شفیع صاحب۔ لاہور شہر۔ چوہدری بشیر احمد صاحب پٹی:۔ منشی احمد الدین صاحب محمد چونگی۔

ضلع شیخوپورہ۔ سید والا۔ میاں محمد یوسف صاحب میونسپل چیرمین۔ میاں محمد الدین صاحب آنبہ۔ حاجی عیسیٰ صاحب **ضلع لائل پور**۔ لائل پور۔ شیخ نذر محمد صاحب۔ چک ۵۶۵ گ ب میاں حبیب اللہ خان صاحب **ضلع جھنگ و سرگودھا** گھیانہ۔ چوہدری عبد الغنی صاحب بی اے B. A. خوشاب۔ مولوی عبد الکریم صاحب۔ چک ۳۳ جنوبی۔ چوہدری محمد شریف باجوہ۔ چک ۹۹ شمالی۔ چوہدری غلام احمد صاحب بھیرا۔ سرگودھا بابو محمد بخش صاحب سگنیلر **حلقہ سرحد** پشاور۔ صوفی غلام محمد صاحب سپرنٹنڈنٹ۔ نوشہرہ چھاؤنی۔ مرزا اللہ دتہ صاحب فائرمین مردان۔ خان محمد سعید خان صاحب وکیل بالاکوٹ۔ ڈاکٹر فضل کریم صاحب **ضلع ملتان** میلسی۔ ماسٹر امیر احمد صاحب **حلقہ جموں و کشمیر**:۔ سری نگر۔ خلیفہ عبدالرحیم صاحب۔ باڑی پورہ۔ راجہ غلام محمد خان صاحب۔ بانڈی پورہ مولوی غلام محی الدین صاحب۔ بارہ مولا۔ بابو محمد یوسف صاحب بی اے **حلقہ سندھ** کنری۔ مولوی شوکت حسین صاحب شاداب۔ چوہدری راجہ علی محمد خان صاحب۔ کراچی۔ ملک رفیع الزماں صاحب۔ کوئٹہ۔ خان عبد الوحید خان صاحب **حلقہ بہار** رانچی۔ سید ذو الفقار علی صاحب۔ مجید پور۔ مرزا عبد المجید صاحب چغتائی۔ مظفر پور سید غلام مصطفیٰ صاحب۔ بھاگلپور۔ بابو عبد الحلیم صاحب **حلقہ اڑیسہ**۔ سونگڑہ۔ سید غلام محمد صاحب **حلقہ بنگال**:۔ کلکتہ:۔ میاں محمد محمد صاحب سہگل **حلقہ یو پی**۔ لکھنؤ۔ شیخ عبد الکریم صاحب **حلقہ بمبئی**۔ بمبئی۔ جناب فیض الحق خان صاحب۔ **حلقہ دکن**۔ جماعت حیدر آباد دکن سیٹھ محمد اعظم صاحب۔ سکندر آباد دکن سیٹھ یوسف اللہ دین صاحب۔ ۵ انگریزی کمپنی رجمنٹ پنجاب مولوی فضل الٰہی صاحب استاد **حلقہ قادیان دارالامان**۔ محلہ دار البرکات۔ منشی محمد عبد اللہ صاحب سیالکوٹی۔ محلہ دار الفضل۔ مولوی عطا محمد صاحب بی اے منیجر۔ محلہ دار الرحمت۔ حکیم مولوی نظام الدین صاحب محلہ دار العلوم۔ منشی محمد صادق صاحب مختار عام محلہ مسجد فضل۔ سید سردار حسین شاہ صاحب اوورسیر۔ کارخانہ میک ورکس۔ قاضی غلام نبی صاحب۔ محلہ دار الفتوح۔ منشی سر بلند صاحب۔

برکت علی خان فنانشل سکرٹری تحریک جدید

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی

نمبر ۸۷۳۶ منکہ علم دین ولد میاں احمد صاحب قوم راجپوت عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی جھنگلاں ڈاکخانہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ کے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں میری ماہوار آمد اس وقت معہ الاؤنس ۴۷/- روپے ہے۔ میں اس تنخواہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اس میں جو کمی بیشی ہوگی اس کے مطابق ۱/۱۰ حصہ دوں گا۔ میری وفات پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد علم الدین پولیس کنسٹبل حال گورداسپور۔ گواہ شد۔ محمد شریف ٹیلیفون اپریٹر گواہ شد۔ شکر الٰہی نبی پور

نمبر ۸۷۳۵ منکہ حکیم علی احمد واقف زندگی ولد حکیم محمد الدین صاحب مرحوم قوم ڈھلو پیشہ متعلم دیہاتی مبلغین کلاس عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن جھیٹوال ڈاکخانہ اجنیانوالہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ کے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں میری ماہوار آمد مبلغ ۲۳/۱۲/- بصورت گزارہ نظارت دعوۃ و تبلیغ سے ملتا ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں گا۔ تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد حکیم علی احمد موصی گواہ شد حکیم محمد صدر دین۔ گواہ شد۔ رشید احمد چغتائی گواہ شد۔ مستری محمد ابراہیم مستری لکیھہ

نمبر ۸۷۲۸ منکہ خواجہ عبد الکریم ولد حاجی محکم الدین صاحب قوم مہتہ پیشہ واقف زندگی عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۵/۶/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری

ماہوار آمد -/۱۲۰ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں گا۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد خواجہ عبدالکریم موصی گواہ شد: ذوالفقار علی خان ناظم تربیت تحریک جدید۔ گواہ شد عبدالمغنی ناظم تبلیغ بیرون ہند تحریک جدید

نمبر ۸۲۷۷ منکہ شیخ عبدالخالق ولد شیخ عبدالعزیز قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال پیدائشی ساکن محلہ نذیر آباد ملتان تعالیٰ ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں اس وقت میری اندازاً ماہوار آمد مبلغ -/۴۲ روپے ہے۔ جس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ العبد عبدالخالق موصی گواہ شد شیخ فضل الرحمن اختر گواہ شد غلام حسن خاں موصی ریلوے میل سروس ملتان۔

نمبر ۸۶۰۲ منکہ محمد اکبر اقبال ولد میاں کمال دین صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بارود خانہ سٹریٹ تعالیٰ ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶/۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد کوئی نہیں۔ میرا گزارہ میری ماہوار آمد تنخواہ پر ہے۔ جو مبلغ -/۵۷ روپے اور الاؤنس -/۳۵ روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اور جو جائیداد اور پیدا کروں گا اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر ادر جائیداد ثابت ہوگی۔ العبد محمد اکبر اقبال موصی۔ گواہ شد میاں مجید احمد سکرٹری مال لاہور۔ گواہ شد: چودھری خورشید احمد انسپکٹر وصایا

خریدار احباب کو ضروری اطلاع

جن احباب کی چٹوں پر

سُرخ نشان

کئے گئے ہیں۔ وہ فوراً اپنی قیمت بھجوادیں ورنہ **عنقریب پرچہ ان کے نام وی۔پی ہوگا۔** جسے وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہے وی۔پی۔ واپس ہونے کی صورت میں۔ وہ اخبار کے مطالعہ سے **محروم** ہو جائیں گے۔ (منیجر)

حبّ جند

یہ گولیاں اعصابی اور دماغی کمزوری کے لئے بے حد مفید ہیں۔ ہسٹیریا۔ مراق کے لئے نہایت مجرب ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت بکمید گولیاں اٹھارہ روپے۔ ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

باجازت امور عامہ

دو مربعہ اراضی قابل فروخت

واقعہ چک ۱۶۶ نہر مراد نزد بنگلہ ڈاہرانوالہ بارستہ چشتیاں بہاول نگر ریاست بہاولپور بالمقطع اٹھائیس ہزار روپے میں فروخت کئے جا دیں گے۔ سب روپیہ یکمشت وصول کیا جائے گا۔ سرکار میں کوئی قسط ادا نہیں کرنی پڑے گی۔ زمین آباد ہے پانی نہر سے لگ رہا ہے۔ خریدار بالمشافہ فیصلہ کرکے باضابطہ رجسٹری کرالیں۔ رجسٹری وغیرہ کا خرچہ بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

منشی غلام نبی ولد رکن الدین قوم راجپوت احمدی چک ۱۶۶ ضلع بہاول نگر ریاست بہاولپور

کاغذ

اب زیادہ آسانی سے۔ اور کنٹرول کے داموں پر مل سکتا ہے

غیر سرکاری ضرورتوں کے لئے اب کاغذ کی مہیا مقدار بڑھادی گئی ہے۔ ہندوستانی کارخانوں کا بنا ہوا، نیز باہر سے درآمد کیا ہوا کاغذ اب اور زیادہ مقدار میں پبلک کے لئے دیا جارہا ہے۔

اس اضافے کی بنا پر "پیپر کنٹرول (اکانمی) آرڈر سنہ ۱۹۴۴ء" کی دفعات میں کافی رعایتیں کردی گئی ہیں۔ درسی کتابیں چھاپنے والوں کا حصۂ رسد (کوٹا) سنہ ۱۹۳۹ء کے کُل خرچ کے ۵۰ فیصدی کی بجائے ۸۰ فی صدی تک کردیا گیا ہے۔ اور دوسروں کا حصۂ رسد سنہ ۱۹۴۳ء کے کُل خرچ کے ۳۰ فی صدی کی بجائے ۶۰ فی صدی تک۔

لازمی ضرورتوں کیلئے اب کاغذ زیادہ آسانی سے اور کنٹرول کے داموں پر مل سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ کنٹرول کی تدابیر کارگر ثابت ہو رہی ہیں۔

حالات سے باخبر رہیے۔ اپنے حقوق طلب کیجئے

محکمۂ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز، نئی دہلی، نے شائع کیا

AA408

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۷ اگست۔ گذشتہ جمعرات کو جاپان پر جو زبردست فضائی حملہ کیا گیا تھا۔ اسکی تصویروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ٹوکیو سے ۱۶۰ میل کے فاصلہ پر ایک شہر بالکل تباہ و برباد ہو گیا ہے۔

لنڈن ۷ اگست۔ اتحادی کمانڈروں کو تیار رہنے کا حکم ہو چکا ہے۔ اور آخری ضرب لگانے کے لئے کثیر التعداد فوجوں کو جمع کر دیا گیا ہے۔ جاپانی بھی فوج کشی کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار نظر آتے ہیں۔ تبدیلی موسم سے ہوائی حملے مدھم ہو گئے ہیں۔ آسمان میں خاموشی طاری ہے۔ لیکن یہ خاموشی کسی بڑے طوفان کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتی ہے۔

لنڈن ۷ اگست۔ سر سٹیفورڈ کرپس نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا۔ کہ ویول سکیم کے نتیجہ میں ہندوستان میں جو خوشگوار فضا پیدا ہو گئی ہے۔ برطانوی گورنمنٹ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اس فضا کو رائیگان نہیں ہونے دیگی۔ آپ نے مزید کہا۔ کہ برطانوی گورنمنٹ ہندوستان کو عارضی سمجھوتہ منظور کرانے کے لئے ترغیب دینے کی کوشش نہیں کرے گی۔ اس کے برعکس ایک مستقل سمجھوتہ طے کرنے کی کوشش کریگی۔

لنڈن ۷ اگست۔ روس اور ترکی کے درمیان کشیدگی کی علامتیں روز بروز بڑھ رہی ہیں۔ اس سلسلے میں یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ ترکی سے آتے ہوئے آرمینیا کے پناہ گزیں باشندوں نے پچھلے ہفتے بخارسٹ میں پروٹسٹ کے طور پر جو میٹنگ منعقد کی تھی۔ اسکی کارروائی کو روسی اخبارات زیادہ اہمیت دے رہے ہیں۔ میٹنگ نے مارشل سٹالین صدر ٹرومین اور مسٹر اٹیلی سے اپیل کی۔ کہ اب وقت آ گیا ہے۔ کہ آرمینیا کے اس علاقہ کو جس پر ترکی نے قبضہ کر رکھا ہے۔ روسی آرمینیا سے دوبارہ ملحق کر دیا جائے۔

واشنگٹن ۷ اگست۔ پوٹسڈم کانفرنس میں تین ایسے اہم مسائل پر بحث ہوئی۔ جو زیادہ تر برطانیہ۔ روس اور بحیرہ روم پر اثر انداز ہوئے تھے۔ اور جن کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ ان میں سب سے زیادہ اہم مسئلہ اٹلی کی افریقی سلطنت کے لئے بین الاقوامی ٹرسٹ قائم کرنے کے متعلق تھا۔ یہ سوال روس نے اٹھایا تھا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ روس نے خاص طور پر اطالوی شمالی لینڈ لیبیا اور ٹریپولی کا ذکر کیا تھا۔ جو کہ اس وقت برطانیہ کے کنٹرول میں ہیں۔ مارشل سٹالین نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ ان ممالک کو اتحادی اقوام کے ٹرسٹ (جس میں روس بھی شامل ہو) کے ماتحت کر دیا جائے۔ روس نے درہ دانیال کے متعلق معاہدہ مونٹریو میں ترمیم کرنے کا سوال بھی پیش کیا تھا۔

لاہور سونا ۱۲/۸/۷ روپے۔ چاندی ۱۳۷/- پونڈ ۱/۱۳/۵۳ - امرتسر سونا ۸/۸/۸۱ روپے۔

واشنگٹن ۷ اگست۔ جاپان پر اب ایک نئی قسم کے بہت خطرناک اور تباہ کن بم سے حملہ کیا جا رہا ہے۔ اس قسم کے حملے مختلف مقامات پر کئے جائینگے۔ دنیا بھر کے ریڈیو سٹیشنوں پر ان نئے بموں کا چرچا ہے۔ کل کوبے سے ۱۹۰ میل مغرب کی طرف ایروشیما کے شہر پر جو کارخانوں کا بہت بڑا مرکز ہے۔ نئی قسم کا بم استعمال کیا گیا۔ اس بم سے اس شہر کو نقصان پہنچا ہے۔ اوساکا ریڈیو نے اسکی نہایت بھیانک تصویر کھینچی ہے۔ اور بتایا ہے۔ اس علاقہ کو غیر معمولی نقصان پہنچنے کی وجہ سے بہت سی گاڑیاں بند کر دی گئی ہیں۔ جو ہوا باز ایروشیما کے شہر پر یہ نئے بم گرانے گئے۔ انہوں نے واپس آ کر اپنی کامیابی کے حالات بیان کئے۔ تمام حالات معلوم ہونے کے بعد مفصل طور پر چھاپ دیئے جائینگے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس بم سے بڑی افراتفری مچ گئی۔ اور ہر طرف دھوئیں کے بادل چھا گئے۔

واشنگٹن ۷ اگست۔ آج ۱۲۵ بھاری امریکن جہازوں نے ناگویا سے جنوب میں ایک سمندری ہتھیار گھر پر حملہ کیا۔ اور سخت نقصان پہنچایا۔ کچھ اور بمبار ٹوکیو کے علاقہ میں ایک گھنٹہ تک بم برساتے رہے۔

کانڈی ۷ اگست۔ برما میں اتحادی فوجیں اس رستہ سے کچھ اور آگے بڑھ گئی ہیں۔ جس سے جاپانی شان کی ریاستوں میں سے بچ نکلنے کی کوششیں کر رہے ہیں۔

لنڈن ۷ اگست۔ نئے وزیر اعظم مسٹر اٹیلی نے ایک بیان چھاپا ہے۔ جس میں بتایا ہے۔ کہ کس طرح برطانوی اور امریکی کاریگروں نے نیا بم بنانے میں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹایا۔ یہ بیان مسٹر چرچل نے تیار کیا تھا۔ جسے مسٹر اٹیلی نے شائع کیا۔

لنڈن ۷ اگست۔ کل چار سو اتحادی جہازوں نے جاپان پر حملے جاری رکھے۔

ماسکو ۷ اگست۔ چین کے وزیر اعظم ڈاکٹر سونگ بہت جلد یہاں پہنچنے والے ہیں۔ وہ اہم معاملات پر مارشل سٹالین سے گفتگو کرینگے۔

لاہور ۷ اگست۔ جناب سید حبیب صاحب مدیر روزنامہ "سیاست" تین سال کی نظربندی کے بعد پانچ پانچ ہزار روپیہ کی دو ضمانتوں پر رہا کئے گئے تھے۔ اب یہ ضمانتیں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ اور سید صاحب بے شرط آزاد ہو گئے ہیں۔

بمبئی ۷ اگست۔ حکومت مصر کی نگرانی میں لنڈن اور واشنگٹن میں دو نئی مسجدیں تعمیر ہوں گی۔ حکومت مصر نے اپنے قونصل مامور بمبئی کو اختیار دیا ہے۔ کہ ان مساجد کے لئے چندے کی رقوم وصول کرے۔

الجیریا ۷ اگست۔ انتخابات میں حزب الاحناف کو واضح اکثریت سے فتح ہوئی۔ مسلمانوں نے بھی ووٹ دیئے۔

لنڈن ۷ اگست۔ مسٹر اٹیلی نے میجر آرتھر انڈرسن کو نائب وزیر ہند مقرر کیا ہے۔ ان کی عمر ۵۲ سال کی ہے۔

لنڈن ۷ اگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ لیبر پارٹی کے لیڈروں کی جن میں سر سٹیفورڈ کرپس بھی شامل ہیں۔ قطعی رائے ہے۔ کہ ہندوستان کے تمام پولیٹیکل قیدیوں و نظربندوں کو جن میں سابق دہشت پسند اور بنگالی نظربند بھی شامل ہیں۔ رہا کر دیا جائے۔ لیبر پارٹی گورنمنٹ عام رہائیوں کا اعلان کرنے سے پہلے پولیٹیکل قیدیوں کی دو فہرستیں مرتب کریگی۔ ایک میں وہ قیدی ہوں گے۔ جن کو فوراً رہا کر دیا جائیگا۔ اور دوسری میں وہ جن کے خلاف مقدمات چلائے جائینگے۔

لنڈن ۷ اگست۔ اگست میں پارلیمنٹ کا جو اجلاس ہو رہا ہے۔ اس میں ہندوستان کے سوال کو نمایاں پوزیشن حاصل ہو گی۔ یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کو نہایت معتبر ذریعے سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ۱۵ اگست کو پارلیمنٹ میں ملک معظم کی افتتاحی تقریر سے پہلے لارڈ ویول سے کہا جائیگا۔ کہ وہ ہندوستان کی صورت حالات کے متعلق نئی لیبر گورنمنٹ کو رپورٹ پیش کریں۔

لنڈن ۷ اگست۔ سر سٹیفورڈ کرپس نے یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کو ایک خاص انٹرویو میں بتایا۔ کہ ویول پلان نے ہندوستان میں جو خوشگوار اعتمادی پیدا کر دی ہے۔ برطانوی گورنمنٹ اس سے ضرور فائدہ اٹھائیگی۔ اور موقعہ کو کھونے کی غلطی نہیں کریگی۔ آپ نے کہا۔ کہ اب ہندوستان کو کوئی عارضی انتظام منظور کر لینے کے لئے نہیں کہا جائیگا۔ بلکہ اس جھگڑے کا مستقل فیصلہ کرنے کے لئے بہت جلد اور بہت اہم اقدام کیا جائیگا۔ غالباً ایک ماہ کے اندر اندر کوئی اعلان ہو گا۔ ۱۵ اگست کو ملک معظم نئی پارلیمنٹ میں جو افتتاحی تقریر کرینگے۔ توقع ہے کہ اس میں ہندوستان کے متعلق کوئی اہم اعلان بھی ہو گا۔ اور نئی پیشکش کا ذکر ہو گا۔

لنڈن ۷ اگست۔ رائٹر کا سپیشل نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ لنڈن کے اعلیٰ سرکاری حلقوں سے معلوم ہوا ہے۔ کہ انہیں اس تجویز کا کوئی علم نہیں۔ کہ جلد ہی لارڈ ویول کو مشورہ کے لئے پھر لنڈن بلایا جائیگا۔ باخبر حلقوں کی رائے ہے۔ کہ اس قسم کی تجویز کو عملی شکل دیئے جانے کا کوئی امکان نہیں۔ کیونکہ لارڈ ویول حال میں ہی کئی مہینہ کے قیام کے بعد لنڈن سے واپس آئے۔ اور جب وہ برطانوی گورنمنٹ سے بات چیت کر رہے تھے۔ تو اس وقت کی کولیشن گورنمنٹ میں لیبر پارٹی بھی شامل تھی۔

نیویارک ۷ اگست نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے۔ کہ درہ دانیال کے متعلق روس اور ترکی کی بات چیت رک گئی ہے۔ کیونکہ ترکی نے روس کی طرف سے پیش کردہ تین مطالبات نامنظور کر دیئے ہیں۔ پہلا مطالبہ یہ تھا۔ کہ ترکی سوویٹ یونین کو فوجی استحکامات کے لئے رودبار میں اڈے دے۔ دوسرا مطالبہ یہ تھا۔ کہ متعلقہ اقوام کی ایک بین الاقوامی کانفرنس بلائی جائے۔ تاکہ رودبار کے متعلق نیا سمجھوتہ کیا جائے۔ جسے معاہدہ مانٹریو کی جگہ دی جا سکے۔ تیسرا مطالبہ یہ تھا۔ کہ قارص اور اردہان کے سرحدی اضلاع کو روس کے حوالے

لنڈن ۷ اگست۔ ادیس ڈویژن کے ہیڈ کوارٹروں سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آسٹریا کے چانسلر کے مبینہ قاتل کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ یہ قتل ۱۹۳۴ء میں ہوا تھا۔